© rasailojaraid.com

اس کی تعمیل و تکمیل کے لیے مناسب ہے کہ وہ موجودہ کمیٹی کو توڑ کر اس کے ممبرون کا انتخاب پہر کرین اور ان ممبرون کے دو پارٹ (یا حصے) بنا دین ایک پارٹ ماہرین انگریزی دان کا ہو جو کتب علوم مغربی سے اصول مخالف اسلام کا استخراج کرے۔ دوسرا پارٹ علمائے معقول و منقول ماہرین فروع و اصول اسلام کا جو اصول مخالفہ اسلام کا عقلی جواب دے سکین۔ ان اصول کو اصول اسلام کے مطابق و موافق کرین یا (نہ ہو سکے تو) انکو بدلائل عقلیہ رد کر دین۔

ان انتخاب کے وقت اور آیندہ کے لیے ہمیشہ وہ اس شعر کو پیش نظر رکہہ لیا کرین۔

اذا کان الغراب دلیل قوم سیھدیہم طریق الہالکینا

اخیر مین ہم اپنے نوجوان بہائیون کے حق مین جناب باری مین یہ دعا کرتے ہین کہ خدا ان کی ہمت اور عزم مین برکت دے اور ان سے دین کا کام لے۔ آمین ثم آمین۔

شوہر اور والد

کے حقوق مین موازنہ

ایک مقدس نے اپنی دختر نیک اختر کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نکاح ایک شخص کے ساتھ اس شرط سے کر دیا کہ وہ
خانہ داماد کی رسم کے مطابق اسی کے گھر میں اوقات
عمری بسر کرے۔ اور اپنی زوجہ کو دوسری جگہ
منتقل نہ کرے۔ اس شخص (شوہر) سے اس شرط کا
ایفا نہیں ہو سکتا وہ اپنی سسرال سے علیحدہ رہتا ہے۔
اور اپنی زوجہ کو اسی جگہ رکھنا چاہتا ہے۔
اس کی زوجہ کو اس شرط کو پورا کرنے پر اصرار نہیں ہے
اور وہ شوہر کے پاس جہاں وہ چاہے جاکر رہنے پر راضی ہے
مگر اس کا والد اس کو شوہر کے پاس جاکر رہنے کی اجازت نہیں
دیتا۔ اس سے ایک یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ در صورت
مذکورہ بالا زوجہ پر شوہر کی اطاعت علم لازم ہے۔ اور
بلا اجازت والد شوہر کے پاس چلا جانا ضروری ہے یا اپنے
والد کی اطاعت فرض ہے۔ اور بلا اجازت والد کے شوہر کے پاس
جا رہنا ناجائز و معصیت ہے
لڑکی کے والد اور اسکے ناصح خیر خواہوں نے اس ایک سوال
کو چند سوالات بنا کر بہت سے علماء وقت سے مختلف ازمنہ
میں شیخ کے استفتا کیا۔ جنکے جواب ہیں جو کہ کسی کے
خیال میں آیا اس کے موافق س نے فتوے دیا۔ کسی نے والد کی اطاعت
کو لڑکی پر واجب ٹھرا کر اس کو شوہر کے پاس جانے سے
روکا۔ کسی نے شوہر کی اطاعت واجب بتا کر اس کا شوہر کے پاس
بلا اجازت والد چلا جانا جائز یا واجب ٹھرایا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسی مسئلہ مین خاکسار سے ان سوالات کے متعلق استفتا کیا گیا پس جو کچھہ فکر ناقص مین آیا وہ قلمبند کر کے مستفتی کے پاس بھیجا گیا مگر حضرت مستفتی نے جو اشاعت السنۃ کے ایک معاون ہین عرصہ تقریبًا ایکسال سے اس امر کا تقاضا جاری رکھا کہ ان علماء کے جوابات کو ہم اشاعۃ السنۃ مین درج کر کے انپر مناسب ریمارک کرین اور جو امر ان جوابات مین ہمارے جواب کے مخالف ہو اسکی توجیہ کرین یا اسکا جواب دین۔ یہہ امر ہمپر شاق گذرا اسوجہ سے ہمنے اسکو اس عرصہ تک ٹالا آخر انہون نے ہمکو اس سوال کی اجابت سے معذور سمجھا اور معاف کر کے کہا تو ہمنے ان جوابات کے نقل و توجیہ کا ارادہ کیا پس پہلے اس مقام مین اپنے فتوی کو نقل کرتے ہین اسکے بعد دوسرے علماء کے فتاوی کو نقل کیا جاویگا اسکے بعد ان فتاوی پر مناسب ریمارک کیا جاویگا انشاء اللہ تعالے۔

کیا فرماتے ہین علمائے دین جواب مین سوالات مفصلہ ذیل کے۔

سوال اوّل

اطاعت والدین کی بیٹیا بیٹی شوہردار ہو یا غیر شوہردار دونو پر برابر بلافرق فرض ہے یا واجب یا مستحب۔

سوال دوم

بیٹیون پر بعد شوہردار ہوجانے اونکے فرضیت اطاعت والدین کی انکے سر سے بسبب فرضیت اطاعت شوہر اونکے بالکل ساقط ہوجاتی ہے یا بعض باقی رہتی ہے اور بعض ساقط۔ صورت مسئلہ کی کیا ہوگی اسکو بتفصیل مع دلائل بیان فرمانا۔

سوال سوم

درصورت فرضیت اطاعت والدین اور اطاعت زوج عورت پر دونوکی اطاعت برابر ہے یا کم وبیش اور باپ اور شوہر کے رتبہ مین کیا تفاوت ہے اور اعلے درجہ کس کا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سوال چہارم

عاق کرنا والدین کا بیٹا اور بیٹی دونوں پر موثر ہے یا صرف بیٹا ہی پر اور عاق کرنیکا اسپر جو عاق کیا گیا کیا متضرر ہوتا ہے۔

سوال پنجم

مثلاً زید اپنی زوجہ مسماۃ ہندہ کو ایک امر جائز کی تعمیل پر جابرانہ حکم اسطور پر کرتا ہے کہ اگر تو میرے حکم کی تعمیل نکریگی تو بسبب اسکے کہ یہ عدول حکمی تیرے باعث ایذا و تکلیف میرے دل کی ہوگی میں تجھکو طلاق دیدونگا۔ اور باپ مسماۃ مذکورہ کا تعمیل حکم شوہر سے اس طور پر روکتا اور منع کرتا ہو کہ اگر تو اپنے شوہر کے حکم کی تعمیل کریگی تو بسبب اس تیرے عقوق کے کہ موجب ایذا و تکلیف میرے دل کی ہوگا میں تجھسے نہایت ناراض ہونگا اور قیامت میں بیزار و منگیر ہونگا یا اسکا عکس یعنی باپ بطور مذکورہ حکم کرتا ہو اور شوہر بطور مسطورہ مانع ہوتا ہو تو اس صورت میں عورت کو عقوق باپ اختیار کرنا ہوگا یا طلاق شوہر اختیار کرنا ہوگی۔

سوال ششم

بعد نکاح کر دینے دختر کے باپ چاہتا ہے کہ لڑکی ہمارے گھر میں رہے اور شوہر چاہتا ہے کہ ہمارے گھر اور باپ کسی طرح محتاج اُسکے خدمت لینے کا نہیں ہے اور باپ نے ایجاب نسبت میں قبل نکاح کے داماد سے یہ شرط بھی کرا لیا تھا کہ دختر ہمارے گھر میں رہیگی اور تمکو بھی یہیں رہنا ہوگا۔ تو اس صورت میں عورت کو باطاعت والدین والدین کے گھر میں رہنا چاہیے یا باطاعت شوہر شوہر کے مکان میں اور یہ شرط مذکورہ باپ کا اس عورت کے شوہر کے ساتھ صحیح ہے یا نہیں۔

نقل فتویٰ خاکسار

الجواب جملہ سوالات میں جواب و تنقیح طلب ایک ہی امر ہے کہ عورت کو شوہر کے پاس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حاضر ہو جانا جہاں وہ چاہتا ہے ضروری ہے۔ یا باپ کے حکم سے اُسکے گھر مین رہنا۔ اور
اُسکے حکم عدولی سے وہ گناہگار ہو سکتی ہے؟

اسکا جواب یہ ہے کہ شوہر کے پاس حاضر ہو جانا ضروری ہے نہ باپ کے حکم سے اُسکے گھر مین رہنا اور شوہر ہی کی حکم عدولی سے وہ گناہگار ہوتی ہے اس امر مین وہ باپ کی نافرمانی سے عاق نہین ہوتی۔

اسپر دلیل جسمین شک و اختلاف کی گنجایش نہین یہ ہے کہ حاضر باشی مین باپ کی اطاعت مطلق فرض نہین ہے بلکہ اس شرط و قید کے ساتھ ہے کہ اس حاضر باشی مین خدا کا گناہ نہو جسپر دلیل یہ حدیث نبوی ہے۔ لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق

رواہ محی السنة فی شرح السنة۔

اور اسی کی طرف آیت قرآنی مشعر ہے وصاحبهما فی الدنیا معروفا (ای علی وجه یعرف شرعا ولا ینکر)

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز تفسیر عزیزی مین فرماتے ہین "بالوالدین احسانا یعنی پدر و مادر را احسان کردنی عظیم کہ جامع انواع آن باشد و آن سہ نوع است (اول) آنکہ ترک ایذا قولاً و فعلاً۔ (دوم) خدمت ایشان ببدن و مال۔ (سوم) حاضر بودن در وقتیکہ استدعا حضور نمایند۔ اول نوع واجب مطلق است لہذا در ترک آن عقوق شنیع لازم مے آید و نوع دوم مشروط است باحتیاج آنہا و قدرت این کس پس اگر آنہا محتاج نباشند یا اینکس قدرت ندارد واجب نیست۔ و نوع سوم نیز مشروط است بآنکہ در حضور مفسدہ شرعی متحقق نگردد و نہ الّا واجب نیست و اگر والدین یا یکے از ایشان بفرمایند کہ نوافل طاعات را بگذار و پیش ما حاضر باش لامتثال ایشان نمودن مقدم است و اگر فرمایند کہ واجبات را ترک کن یا برائے حج فرض مرو قبول نکند و اگر سنن مؤکدہ مثل جماعت و روزہ عرفہ را ترک بکنانند اصح است کہ اگر یک دو بار ترک بکنانند اطاعتا ایشان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نمایند و اگر مستا وکنند باین ترک حکم شان را قبول نکنند"

اور شوہر کی اطاعت حاضر باشی میں بغرض حاجت روائی شوہر مطلق فرض ہے اس میں نہ اجازت والدین کی قید ہے اور نہ کوئی شرط بلکہ نصوص صریحہ صحیحہ اس اطلاق کی مثبت ہیں۔ ازانجملہ یہ حدیث اذا دعا الرجل امرأته الی فراشه فابت ان تجیء فبات غضبان لعنتها الملائکة حتی تصبح متفق علیه وفی روایة لهما قال والذی نفسی بیده ما من رجل یدعو امرأته الی فراشه فتابی علیه الا کان الذی فی السماء ساخطا حتی یرضی عنها مشکوة (ص۲۸۲) وازانجملہ یہ حدیث اذا دعا الرجل زوجته لحاجته فلتاته وان کانت علی التنور رواه الترمذی (مشکوة ص۲۸۳) وازانجملہ یہ حدیث ای النساء خیر قال التی تسره اذا نظر وتطیعه اذا امر ولا تخالفه فی نفسها ومالها بما یکره رواه النسائی (مشکوة ص۲۸۳)

اور کسی حدیث صحیح یا ضعیف میں یہ قید نہیں لگائی گئی کہ عورت کا یہ فرض حاضر باشی بغرض حاجت روائی شوہر اجازت باپ کی قید سے مقید ہے باپ نے نکاح کر دیا تو مالک بضع کا مالک شوہر کو بنا دیا۔ اس میں سے بیوی اس کا تملک و اختیار باقی نہیں رہا اب جب شوہر کی اطاعت حاضر باشی بلا قید فرض ہوئی اور اس حکم خاص میں اس کی نافرمانی معصیت ٹھہری تو اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اس امر میں باپ کی اطاعت فرض نہیں ہے بلکہ معصیت ہے۔ لہذا اس اطاعت کے ترک سے عورت باپ کی عاق نہیں ہو سکتی۔ شوہر کی اطاعت نہ کرنے سے خدا سے عاق و نافرمان و ملعون بنتی ہے۔

اس جواب میں جملہ سوالات کے جوابات ادا ہو گئے تاہم تسکین سائل کی غرض سے ان سوالات کے جوابات دو حرفی علیحدہ علیحدہ دیئے جاتے ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جن کے دلائل جوابات مذکور سے مستفاد ہو سکتے ہیں جواب سوال اول۔ فرق جو جواب سوال دوم سے ظاہر ہوتا ہے۔

ج۔س۔ دوم۔ حاضر باشی میں اطاعت شوہر کی رضا سے مشروط ہو جاتی ہے۔ شوہر اجازت نہ دیوے تو ساقط۔

ج۔س۔ سوم۔ شوہر کی اطاعت حکم حاضر باشی باپ کی اطاعت سے مقدم ہے

ج۔س۔ چہارم۔ عاق کرنا والدین کا فعل نہیں ہے اور جو مشہور ہے کہ باپ نے بیٹے کو عاق کر دیا محض لغو اور جاہلانہ بات ہے۔ عاق ہونا اولاد کا فعل ہے۔ یعنی امر حق میں والدین کی اطاعت نکرنا اسمیں بیٹا بیٹی دونو برابر ہیں اور جس امر میں بیٹا یا بیٹی پر اطاعت والدین فرض نہیں ہے (جیسے شوہر کے پاس نجانے کا حکم) اس میں نافرمانی سے شرعاً عقوق ثابت نہیں ہوتا۔

ج۔س۔ پنجم۔ عورت اپنے شوہر کی اطاعت کرے اور باپ کے عقوق سے نہ ڈرے وہ اس حکم عدولی سے عاق نہیں ہو سکتی۔

ج۔س۔ ششم۔ عورت اپنے شوہر کے گھر میں رہے۔ باپ کی اطاعت نکرے گو شوہر کو لازم کہ وہ اپنی شرط کا ایفا کرے۔ اگر وہ ایفا نکرے گا تو وہ گنہگار ہوگا۔ عورت کو نہیں پہنچتا کہ وہ خاوند کی گنہگاری اور وعدہ خلافی کے بدلے اسکی نافرمانی کرے۔ اور اسکے گھر میں نجائے۔ ہاں عورت نکاح کے وقت شوہر سے شرط کر چکی کہ میں اپنے باپ کے گھر رہونگی شوہر کے گھر نجاؤنگی تو اب اسکو اختیار ہے کہ خاوند کے نہ جاوے باپ کے گھر میں اسکی ضرورت پوری کرنیکو حاضر رہے مگر یہ امر شافعی اور حنبلی مذہب کے رو سے جائز ہے جو ایسی شرط کو جائز

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رکھتے ہیں حنفی مذہب میں یہ شرط لغو ہے اسکا ایفا شوہر کے
ذمہ لازم نہیں آتا۔ لہٰذا حنفی مذہب میں ایسی شرط پر بھی عورت
شوہر کے گھر جانے سے انکار نہیں کر سکتی۔ اس کی تفصیل ہمارے
رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۸ جلد ۱۰ وغیرہ میں ہے۔

نمقہ ابو سعید محمد حسین لاہوری۔
مؤلف اشاعۃ السنۃ

نمبر ۱ نقل جواب

استفتاء معلومہ از علماء دہلی

جواب سوال اول۔ واضح ہو کہ اولاد پر والدین کی اطاعت فرض نہیں ہے۔
اطاعت والدین کی فرض ہونے پر کوئی دلیل نہیں نہ کوئی حدیث نہ کوئی آیت
ہاں اولاد پر احسان وسلوک والدین کے ساتھ البتہ فرض ہے اور اس بارے میں
بہت سی آیتیں اور حدیثیں آئی ہیں اللہ تعالے فرماتا ہے وقضی ربک ان لا تعبدوا
الا ایاہ وبالوالدین احسانا اور دوسری جگہ فرمایا ہے واذ اخذنا میثاق بنی اسرائیل
لا تعبدون الا اللہ وبالوالدین احسانا اور حدیث شریف میں آیا ہے قال قلت
یا رسول اللہ من ابر قال امک قلت ثم من قال امک قلت ثم من قال اباک
اور دوسری حدیث میں آیا ہے رضا الرب فی رضا الوالد وسخط الرب فی سخط الوالد
رواہا الترمذی یہ اور سوا ان کے اور آیتیں اور حدیثیں آئی ہیں جن سے صرف
اتنا ثابت ہوتا ہے کہ اولاد پر احسان وسلوک وصلہ رحمی ورضا جوئی والدین کے ساتھ
فرض ہے نہ کہ اولاد پر اطاعت والدین فرض ہے۔ اور جسطرح احسان وسلوک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فرض ہے ایسے ہی والدین کو ستانا اور تخفیف دینا اور قطع رحمی حرام و اکبر الکبائر ہے اور اسی کو شرع مین عقوق کہتے ہین - اور جو عاق کرنا والدین کا اولاد کو مشہور ہے اسکے کوئی معنے نہین کیونکہ عقوق تو فعل اولاد کا ہے نہ والدین کا تو والدین کا عاق کرنا کوئی چیز نہین ہے اور عقوق کے حرام ہونے اور اکبر الکبائر ہونے مین بہت حدیثین آئی ہین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا احدثکم باکبر الکبائر قالوا بلی یارسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین الحدیث پس اولاد پر احسان وسلوک فرض ہے خواہ ذکور ہون خواہ اناث خواہ شوہر دار ہون خواہ غیر شوہر دار بلا تفاوت اور ایسے ہی عقوق بھی حرام ہے - اور البتہ زوجہ پر اطاعت زوج فرض ہے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کنت امر احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان یسجد لزوجہا رواہ الترمذی ہے - اور سوا اسکے اور حدیثین آئی ہین کہ جن سے فرضیت ثابت ہوتی ہے پس زوجہ پر اطاعت شوہر اور اطاعت باپ فرض نہین تو درصورت حکم کرنے دونون کے کسی امر کو تعمیل حکم شوہر مقدم اور ضروری ہے - فقط

اور اسی جواب سوال اول سے جواب سوال دوم و سوم و چہارم و پنجم کا بخوبی ظاہر ہو گیا - فقط واللہ اعلم بالصواب

جواب سوال ششم - جب قبل نکاح کے باپ نے یہہ شرط کر لی تھی کہ دختر ہماری گھر مین رہیگی اور شوہر نے اس شرط کو قبول و منظور کر لیا تو اب اس شرط کا ایفا ضروری ہے - اللہ تعالے فرماتا ہے ان العہد کان عنہ مسئولا - اور حدیث شریف مین آیا ہے عن عقبۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احق ما اوفیتم عن الشروط ان توفوا به ما استحللتم به الفروج رواہ البخاری اور یہی راے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بھی ہے - چنانچہ فرماتے ہین ان مقاطع الحقوق عند الشروط ولک ما اشترطت انتہی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

واللہ اعلم بالصواب

حررہ محمد عبد الرحمن عفی عنہ

سید محمد عبد السلام عفی عنہ	سید محمد ابو الحسن	محمد یوسف	ملطف حسین
سید محمد نذیر حسین			

نمبر ۲ نقل جواب استفتاء معلومہ از علماء دیوبند

بعد غور کرنے عبارت سوال موجودہ سوال اول و دوم و سوم و پنجم و ششم کا ایک معلوم ہوتا ہے اور چہارم کا جدا۔ اس لئے دو جواب کافی ہیں۔
جب عورت کا باپ اسکو شوہر کے گھر جانے سے منع کرے اسمیں اطاعت ضروری نہیں ہے اور نہ ایسی شرائط بوقت نکاح کچھ موثر ہیں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ عقوق والدین بڑا سخت گناہ ہے۔ لیکن اسکے اندر یہ شرط ہے کہ خلاف شرع پر والدین کا اصرار نہو اس پر اطاعت کرنی ضرور نہیں ہے پس عورت پر جو حقوق شرعًا شوہر کے ہیں اس میں ماں باپ کی اطاعت ضرور نہیں ہے اور کچھ حقوق والدین ہیں اس میں شوہر کی اطاعت ضروری نہیں مثلاً شوہر یوں کہے کہ تو اپنے ماں باپ سے مت مل اور مت کلام کر اسمیں شوہر کی اگر نہ مانے درست ہے اور اگر ماں باپ یوں کہیں کہ تو شوہر کے یہاں مت جا اس میں ماں باپ کی نہ مانے تو درست ہے کیونکہ اصل حق شوہر کا تو یہی ہے کہ اسکے گھر میں بلا حائل و دیگر رہے پس جہانتک کہ خلاف شرع نہو وہانتک اطاعت درست ہے ورنہ حد اطاعت درست نہیں ہے۔

(۲) عاق کرنیکا اثر بیٹا بیٹی پر کچھ نہیں ہے یعنی وہ بیٹا بیٹی ہی رہتے ہیں۔ اور جائداد سے حصہ برابر پائینگے اور رسم عوام جہلا ہے یا ہنود کی ہے اور شرع شریف میں جیسے کہ دوسرے کی اولاد اپنی نہیں ہوتی ہے جسکو متبنیٰ کہتے ہیں

© rasailojaraid.com

ایسے ہی اپنی اولاد سے رشتہ نہیں قطع ہوتا۔

محمد شفقت علی عفی عنہ صحیح

مدرس مدرسہ عربی دیوبند بندہ محمود عفی عنہ

محمد مصعب علی ۱۲/۲/۲۱۳

نمبر ۳ نقل جواب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی

اطاعت والدین کی اولاد پر مطلقاً فرض ہے خواہ متشرع ہو خواہ متعذب امور مباحہ میں نہ منکرہ میں لاطلاق قولہ تعالےٰ وبالوالدین احسانا الایۃ قال فی جلالین ای برا انتہیٰ وفی البیضاوی البر کل فعل مرضی انتہیٰ قال فی المجمع فیہ حدیث نہی عن عقوق الامہات من عق والدہ اذا اذاہ وعصاہ وفی حدیث الاعتکاف البر ای الطاعۃ وبر الوالدین ضد العقوق وفی القاموس البر بالکسر الصلۃ والصدق والطاعۃ الحٰ حاصل اطاعت امر مشروع کی بر واحسان ہے اور یہی فرض اولاد پر ہے اور احادیث وآیات اس میں کثیر ہیں اور بدون اطاعت کے بر تمام نہیں ہوتا ہے فقط واللہ اعلم۔

(۲) زوجہ پر زوج کی اطاعت بھی امور زوجیت میں فرض ہے اور سوائے اسکے مؤکد ہے نہ فرض لقولہ علیہ السلام ولو امرھا ان تنقل من جبل اصفر الی جبل اسود الخ ولقولہ علیہ السلام اذا دعا الرجل امرأتہ الی فراشہ الحدیث وغیرہا من الاحادیث ولقولہ تعالیٰ الرجال قوامون علی النساء الایۃ واللہ اعلم

(۳) بعد نکاح کے دختر پر اطاعت والدین کی مثل قبل نکاح کے باقی ہے کوئی حصہ ساقط نہیں ہوتا۔ لاطلاقات الایات والاحادیث اور وجوب حق زوج کا مانع وجوب حق والدین کو نہیں ہے۔ جیسا والدہ کا حق والد کے حق کو مزاحم نہیں۔ اور والدین اگر زوج کی خدمت سے مثلاً منع کریں تو وہ معصیت ہے۔

© rasailojaraid.com

اس میں اطاعت جائز نہیں لہذا کچھ تماثل نہیں حق تعالےٰ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور والد کا اور والدہ اور زوج سب کا حق ہو اطاعت ہے کوئی ایک دوسرے کا مزاحم نہیں۔ اپنے اپنے درجہ پر سب فرض ہیں سقوط کسی حصہ کا نہیں ہوتا فقط

واللہ تعالےٰ اعلم

(۴) والدین کی اطاعت زوج کی اطاعت پر اقدم واوکد ہے اگر والدین کسی امر غیر مشروع کو یا اتلاف دوسرے کے حق کا حکم کرتے ہوں کیونکہ یہ معصیت ہے اور یہ اس واسطے کہ جو کچھ نصوص میں تاکید بر والدین کی ہے وہ زوج کے واسطے نہیں ہے۔ حدیث انت ومالک لابیک اور حدیث قال رجل من احق الناس بحسن الصحبۃ قال امک ثم امک ثم ابوک الخ احق الناس میں الف لام داخل کر کے عام بنایا ہے جو زوج کو بھی شامل ہے اسی واسطے نووی شرح مسلم میں تحت اس حدیث کے لکھتے ہیں ما جمعوا علیہ ان الام والاب آکد حرمۃ ممن سواہما وایضا فیہ والحقوا الزوج والزوجۃ بالخادم انتہی اور آیت ان اشکرلی ولوالدیک الآیۃ اور دیگر آیات واحادیث سے صاف ظاہر ہے کہ حق والدین زوج سے مقدم ہے۔ اور عقل کا بھی یہی حکم ہے کہ والدین نے خصوصاً والدہ نے کس قدر خدمت وانتہائی شفقت ابتدائی ہے۔ اور زوج کو سوائے حق قوام علی النساء ہونے اور ذمہ داری نفقہ وغیرہ کے اور کچھ نہیں ہے اور اسباب اختیاری ہے سوائے الدین کے معہذا والدین کا حق صلہ رحم نہایت اوکد ہے پس اقدم والرجح عند التعارض امر بر وصلہ رحم والدین ہی ہیں۔ فقط۔ واللہ اعلم۔

(۵) عقوق ایذا و نافرمانی کا نام ہے پس اگر کوئی والدین کو ایذا دیوے اور نافرمانی کرے غیر مشروع تو خود بحکم شارع عاق ہے والدین کے عاق کرنے کی کیا ضرورت ہے اور کیا اس کا اثر ہے اور جو وہ امر معصیت یا کسی کے اتلاف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حق کا امر کرتے ہین اور اولاد نہین مانتی تو اس مین حق بجانب اولاد کے ہے لاطاعۃ الخ نص شارع کی ہے۔ اس پر اگر عاق کرتے ہین تو محض بیہودگی اور لغو ہے بلکہ خود والدین ہی گنہگار ہین ہرگز ولد عاق نہین پس درصورت ثانی تو عاق کا کوئی اثر بھی نہین۔ واللہ تعالے اعلم۔

(۶) اگر زوج کسی امر جائز کو زوجہ سے کرانا ہے جسمین پرستش والدین کا فوت نہین ہوتا۔ تو زوجہ کو اسکو کرنا چاہئے اور والدین کے منع کو نہ ماننے کہ یہہ امر والدین کا معصیت ہے اور علی ہذا اگر والدین امر جائز کراوین اور زوج کے کسی امر کو مانع نہین تو کرنا چاہئے اور زوج کے منع کو نہ مانے کہ یہہ منع زوج کا معصیت ہے لاطاعۃ الخ اور جو امر زوج کا ایسا ہے کہ برشرعی والدین کے خلاف ہے تو بھی نکرنا چاہئے علی ہذا العکس اسکا غرض خلاف مشروع اور اتلاف حق مین کسیکا قول نہ مانے البتہ اگر ایسا امر دائر ہو کہ دونو کی خدمت مثلاً ایک وقت مین وارد ہے اور ایک دوسرے سے عاجز ہے تو ترجیح خدمت والدین کی ہے بسبب مقدم ہونے پر والدین کے اطاعت زوج پر چنانچہ جواب سوم مین مذکور ہوا واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) اس صورت مین نہ زوجہ کو بخانہ زوج رہنا چاہئے کیونکہ یہہ امر حقوق زوجیت سے ہے کہ زوج جہان چاہے رکھے اپنے گھر لیجانے مین نفع ازدواج حاصل ہوتا ہے۔ دوسرے کے گھر رہنے سے اسکو ضرر یا انتفاع بوجہ اتم نہین یا دوسری مصلحت ہو قال اللہ تعالے الرجال قوامون علی النساء واسکنوھن من حیث سکنتم الآیۃ کہ بدلالۃ النص مثبت مدعی ہے پس والدین کا خانہ زوج سے منع کرنا بوجہ حق زوج مین ہے اور معصیت ہے اس امر کا ماننا عورت کو ہرگز جائز نہین ہے تا ال زوج کا امر قبول کرے۔ اور اس سے ہرگز عقوق بجانب زوجہ عائد نہین ہو سکتا اور والدین کا اس زوجہ سے عاق کرنا لغو اور زبون بیہودگی خلاف شرع کے اور نہ شرط ہی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان کی غیر مشروع ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشترط شرطاً لیس فی کتاب اللہ الخ پس اس شرط کا کچھ اعتبار نہیں فقط۔ واللہ اعلم

نووی نے شرح مسلم میں لکھا ہے قال الشافعی واکثر العلماء هذا محمول علی شرط لا ینافی مقتضی النکاح الخ اور حنفیہ بھی مسافرت کے مسئلہ میں ایسا ہی کہتے ہیں کہ جو سفر میں ضرر اور فتنہ ہو تو شرط کو لازم کرتے ہیں نہ بوجہ شرط بلکہ بوجہ ضرر و فتنہ کے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) روایات فقہا اس باب میں مختلف ہیں مگر اس زمانہ میں جو کچھ مختار اپنے اساتذہ کا ہے یہ ہے کہ اگر والدین آ کر مل سکتے ہیں تو زوجہ بدون اذن کے نہ جاوے البتہ اگر نوبت تقطیع رحم پہنچنے لگے تو اس وقت بدون اذن شوہر چلا جانا درست ہے کہ قطع رحم حرام ہے اور معصیت میں اطاعت درست نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۹) اور یہ معلوم ہوا کہ اس وقت فساد میں خروج زوجہ بدون اذن درست نہیں اور اطاعت زوج کی ایسے امر میں ضرور ہے ولطیعہ اذا امر حکم حدیث کا ہے البتہ در صورت لزوم قطع رحم امتثال امر نہیں چاہیے اور والدین اگر ملنے کو آویں تو مکان شوہر میں دخول انکا بدون اذن شوہر کے درست نہیں قال علیہ السلام ولا تاذن فی بیتہ الا باذنہ البتہ باہر سے بات کر سکتے ہیں اور دیکھ سکتے ہیں اور زوج اس ملاقات سے منع نہیں کر سکتا کہ قطع رحم اور حرام اور معصیت کا ماننا زوجہ کو ممنوع ہے واللہ اعلم۔

(۱۰) اس صورت میں خدمت والدین کی مقدم ہے خدمت زوج کو موخر رکھے اور والدین کی خدمت کرے انکا حق مقدم ہے چنانچہ جواب سابق سے واضح ہو گیا فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جواب دیگر از مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی

اطاعت والدین کی امور مباحہ میں جن میں کسی کے حق میں جور نہ ہو اور معصیت نہ ہو سب پر فرض ہے خواہ مرد ہو خواہ عورت منکوحہ یا غیر منکوحہ لقولہ تعالے ان اشکر لی ولوالدیک الایۃ اور جس میں حق تلفی زوج کی ناحق ہووے وہ حرام ہے لقولہ علیہ السلام لا طاعۃ للمخلوق فی معصیۃ الخالق اور ظلم کرنا حق ذی حق میں بھی معصیت ہے پس بعد نکاح کے دختر کو شوہر کی اطاعت بھی کرنا لازم ہے مگر حق والدین اوکد ہے سو جس صورت میں زوج محتاج اپنی حاجت کا ہو اور والدین عاجز کسی حال سے بنے خدمت دختر سے ہوں تو خدمت والدین مقدم ہووے گی ورنہ شوہر کی خدمت میں حاضر رہے۔ اور عاق کرنا کوئی امر شرعی نہیں ہے لغو اور غلط عوام ہے اگر اطاعت موافق حکم شرع کے کرتی ہے اور نافرمانی والدین کی غیر مشروع میں کرتی ہے اور زوج کی خدمت شرعیہ کرتی ہے اور اس سے والدین ناراض ہو کر عاق کریں تو کچھ اصل اسکی نہیں والدین خود عاصی ہووینگے اور دختر ہرگز عاق عند اللہ تعالے نہ ہووے گی۔ بلکہ رضاء والدین سے ایسا کام کرنا موجب معصیت و نافرمانی حق تعالے کا ہووے گا البتہ اگر نافرمانی والدین کی مباحات میں جس میں جور حق زوج میں کرے تو عاق ہے من اللہ تعالے نہ والدین کے کرنے سے کہ اثر اسکا عذاب کا ہونا اور دنیا میں سزا کا ملنا ہے نہ حرمان میراث جیسا عوام میں مشہور ہے پس اگر زوج اپنی زوجہ کو امر مشروع ومباح کرنیکو کہتا ہے تو اس کو اطاعت واجب ہے۔ لقولہ علیہ السلام ولو امرہا ان تنقل من جبل اصفر الی جبل اسود ومن جبل اسود الی جبل ابیض کان ینبغی لہا ان تفعلہ الحدیث کذا فی المشکوۃ ولقولہ علیہ السلام ولا تخالفہ فی نفسہا ولا مالہا بما یکرہ الحدیث

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور والدین اگر ایسے کام سے منع کریں تو نہ مانے کیونکہ یہ منع والدین کا معصیت ہے اور
جو حق زوج میں ہے اور والدین کے اس امر کو ماننا گناہ ہے اور نہ ماننا عقوق نہیں
بلکہ والدین خود عاصی ایسے منع سے ہیں۔ لہذا اگر بعد نکاح کے شوہر اپنے گھر لیجانا
ہے تو عورت پر شوہر کے گھر جانا واجب ہے۔ اور باپ کے منع کو ہرگز نہ مانے کہ امر باپ کا خلاف
حکم حق تعالیٰ کے ہے قال اللہ تعالی اسکنوھن من حیث سکنتم الآیۃ وقال
علیہ السلام ولا تخالفہ فی نفسہا و مالہا الحدیث پس اس صورت سوال میں کہ
والد کسی طرح محتاج خدمت نہیں اور دختر کو خانہ زوج سے منع کرتا ہے ظلم کرتا ہے عورت
کو واجب ہے کہ نہ مانے اور زوج کے گھر جاوے باقی شرط کر لینا پدر کا کہ دختر ہمیشہ
میرے گھر رہیگی یہ شرط خلاف مقتضائے عقد نکاح کے ہے قال علیہ السلام
کل شرط لیس فی کتاب اللہ فھو باطل الحدیث لہذا اسکا وفا کرنا زوج پر ضرور
نہیں۔ فقط واللہ اعلم۔

رشید احمد

کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

نمبر ۴ نقل جواب مولوی محمد ارشاد حسین صاحب

جواب سوال اول۔ اطاعت والدین کی بیٹا بیٹی پر شوہر دار ہو یا غیر شوہر دار
فرض ہے اور فرضیت اسکی ثابت ہے نص قطعی سے قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ
وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا قال فی معالم التنزیل
ای امر ربک واوجب قال فی روح البیان ای امر کل مکلف امرا مقطوعا
بہ فاھم الواجبات بعد التوحید احسانھما انتہی وقال الخطیب فی السراج المنیر تحت
قولہ تعالیٰ ووصینا الانسان بوالدیہ ای امرناہ ان یبرھما ویطیعھما ویقوم بھما
انتہی اور حدیث کثیرہ بھی اس باب میں وارد ہیں رضا الرب فی رضا الوالد وسخط

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الرب فی سخط الوالد دیگرہا جنتک ونارک لیکن اطاعت مخلوق میں خواہ والدین ہوں یا غیر ان کے یہ امر شرط ہے کہ معصیت الٰہی نہ ہو ورنہ معصیت الٰہی میں اطاعت کسی کی جائز نہیں فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ متفق علیہ ولا طاعۃ فی معصیۃ انما الطاعۃ فی المعروف متفق علیہ پس جب بیٹی شوہر دار ہو جاتی ہے اور اطاعت شوہر اس پر فرض ہو جاتی ہے اس حالت میں اس پر اطاعت والدین کی ان امور میں جو مخالف اطاعت مفروضہ شوہر کی ہوں فرض کیا مباح بھی نہیں کما سیجئی مفصلا فی الاجوبۃ الاتیۃ۔

جواب سوال دوم۔ اطاعت شوہر کی زوجہ پر فرض ہے اور دلیل فرضیت اس کی اول آیات متعددہ منجملہ ان کے ولہن مثل الذی علیہن بالمعروف وللرجال علیہن درجۃ قال الامام الرازی فی تفسیرہ فاعلم ان اللہ تعالی لما بین انہ یجب ان یکون المقصود من المراجعۃ اصلاحہا لا ایصال الضرر الیہا بین ان لکل واحد من الزوجین حقا علی الآخر وان الزوج کالراعی والامیر والزوجۃ کالمامور والرعیۃ فیجب علی الزوج بسبب کونہ امیرا وراعیا ان یقوم بحقہا و مصالحہا ویجب علیہا فی مقابلۃ ذلک اظہار الانقیاد والطاعۃ للزوج انتہی مختصرا وفی التفسیرات الاحمدیہ فی قولہ تعالی ولہن مثل الذی علیہن بالمعروف ایماء الی حقوق کل من الزوج والزوجۃ علی الآخر فحقوق الزوج علی الزوجۃ الخدمۃ والادب وترک الاعتراض علیہ وامتثال اوامرہ بالکلیۃ وانقیادہا لہ وترک المنع من الوطی متی شاء وکیف شاء انتہی ثانیا احادیث کثیرہ صحیحہ منجملہ ان کے حدیث ترمذی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المراۃ ان تسجد لزوجہا اور حدیث امام احمد جو مشکوۃ میں ہے لو کنت امرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المراۃ ان تسجد لزوجہا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ولیعلمها ان تنتقل من جبل اسود الی جبل ابیض کان ینبغی لها ان تفعل انتہی اور حدیث بیہقی مرویہ فی المشکوٰۃ عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة لا یقبل لهم صلوٰة ولا تصعد لهم الحسنة العبد الآبق حتی یرجع الی موالیہ فیضع یدہ فی ایدیہم والمرأة الساخط علیها زوجها والسکران حتی یصحو انتہی۔

جواب سوال سوم۔ اولاً عورت پر اطاعت والدین مطلقاً فرض نہیں۔ اس کے بعد اطاعت شوہر بعد شوہر دار ہو جانے کے فرض ہوئی والدلیل علیہما مر انفا تو جن امروں میں اطاعت والدین منافی اطاعت شوہر ہوگی ان امروں میں بمقتضائے احادیث سابقہ وحدیث صحیح لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق کے اطاعت والدین ساقط ہو جاویگی اور باقی میں باقی رہیگی قال الامام الغزالی فی الاحیاء النکاح نوع رق فهی رقیقة له فعلیها طاعة الزوج مطلقا فی کل ما طلب منها فی نفسها مما لا معصیة فیه وقد ورد فی حق الزوج علیها اخبار کثیرة قال صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرأة ماتت وزوجها عنها راض دخلت الجنة وکان رجل قد خرج الی سفر وعهد الی امرأته ان لا تنزل من العلو الی السفل وکان ابوها فی الاسفل فمرض فارسلت المرأة الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تستأذن فی النزول الی ابیها فقال صلی اللہ علیہ وسلم اطیعی زوجک فمات فاستأمرته فقال اطیعی زوجک فدفن ابوها فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخبرها ان اللہ تعالی قد غفر لابیها بطاعتها لزوجها وقال الامام الرازی فی التفسیر الکبیر واذا ثبت فضل الرجل علی المرأة ظهر ان المرأة کالاسیر العاجز فی ید الرجل ولهذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استوصوا بالنساء خیرا فانهن عندکم عوان۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جواب سوال چہارم۔ جن امروں میں اطاعت زوج کی اور پدر کی فرض ہے
اُن میں اطاعت شوہر کی مقدم ہے اور اطاعت ذلک میں سمجھے نہ باقی امور میں کما
ظهر من الاحادیث والروایات المذکورة سابقا۔

جواب سوال پنجم۔ عقوق پسر و دختر دونوں میں متعلق ہے معنے عقوق
کے نافرمانی غیر معصیت میں اور ایذا رسانی کے ہیں قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین الحدیث اور اثر عقوق کا فاسق ہونا
ہے عاق کا جب تک توبہ نہ کرے۔

جواب سوال ششم۔ ایسی حالت میں عورت کو اطاعت شوہر کی
لازم ہے نہ اطاعت پدر کی کما ظهر من الاحادیث والروایات المنقولة
انفا اور اس حالت میں نافرمانی پدر کی حق دختر میں عقوق شرعی نہیں ہے اس
واسطے کہ نافرمانی شوہر کی معصیت ہے اور حرام اور پدر اسکا امر کرتا ہے اس معصیت
و حرام کا پس معصیت میں اطاعت والدین کی فرض کیا مباح بھی نہیں والدلیل
علیہ قد مر انفا اور اول جوابات سے جواب باقی سوالات کا بھی ظاہر ہو گیا یعنی
جب اطاعت شوہر مقدم ہوئی اطاعت پدر پر تو اس خواہش پدر میں کہ دختر ہمارے گھر رہے
مخالف مرضی شوہر کے دختر کو اتباع شوہر کرنا ہوگا اور باپ کو شرط کرنا بوقت نسبت کے
لغو ہے اور مخالف ہے مقتضائے عقد کے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کل شرط لیس فی کتاب اللہ فهو باطل اور زیارت والدین میں اذن شوہر کی حاجت
ہے اور عورت خلاف مرضی شوہر کے مکان شوہر سے مکان والدین میں نہیں جا سکتی
اور درصورت بیماری شوہر و پدر کے عورت کو خدمت شوہر خدمت پدر الا باجازت شوہر
فقط واللہ سبحانہ اعلم و علمہ اتم

العبد المجیب

ارشاد حسین [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خلاصہ مضمون خط مولوی ارشاد حسین صاحب بجواب سوال ہمارا

آنچه بعض اهل علم بر فرضیت اطاعت والدین از آیهٔ کریمه وبرا بوالدیه ولم یکن جبارا عصیا وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا استدلال کرده‌اند بنظر راقم این استدلال صحیح نیست چه هر دو آیت در بیان حال حضرت یحیی و عیسی علیهما السلام وارد شده‌اند و در آن در بیان صفات این هر دو حضرات صفت بر و احسان بوالده شان بیان می‌فرماید ازین بیان لازم نیست که این صفت شان بطور فرضیت . بر آن حضرات بود ممکن است که بطریق ندب باشد والله سبحانه تعالی اعلم

نمبر ۵ نقل جواب مولوی عبد اللہ صاحب

سوال اول۔ اطاعت ماں باپ کی بیٹا بیٹی پر فرض ہے یا واجب یا مستحب۔

جواب سوال اول۔ اطاعت و تابعداری والدین کی بعضے امور میں فرض اور بعضے میں مستحب اور بعض میں ممنوع لیکن تابعداری جن امور میں والدین کی فرض و واجب ہے وہ یہ ہے کہ والدین کو اذیت قولی و فعلی نہ دینا کیونکہ یہ عقوق ہے یعنے نافرمانی بڑی الاثم آئی ہے اور ماں و نفقہ انکو دینا بشرطیکہ وہ مفلس ہوں اور بھی خدمت گذاری کرنا وقت احتیاج انکی کے اور عقوق یعنی نافرمانی والدین کی اور اذیت دینی انکو قولی یا فعلی گناہ کبیرہ ہے اور مرتکب اس گناہ کا دوزخ میں داخل ہوگا بلکہ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ اگر والدین حکم کریں بیٹا کو کہ طلاق اپنی بی بی کو دے تو چاہیے بیٹا کو کہ بی بی کو طلاق دیدے بلکہ یہ بھی آیا ہے کہ والدین کو نصیحت و تنبیہ آمیز بات کہے تو تف کہے انکے آگے اور باپ مسلم ہوں یا کافر سورہ بقر میں ہے واذ اخذنا میثاق بنی اسرائیل لا تعبدون الا اللہ وبالوالدین احسانا الخ اور سورہ نسا میں ہے واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا الخ اور سورہ انعام میں ہے قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

احسانا الخ معالم التنزیل اور خازن وغیرہ نے اس آیت کے ذیل میں لکھا ہے وقرن
علیکم و وصاکم بالوالدین احسانا اور تفسیر مدارک نے سورہ نساء کی تفسیر میں لکھا ہے
واحسنوا الیہما احسانا بالقول والفعل والانفاق علیہما عند الاحتیاج اور
دوسرے رکوع بنی اسرائیل میں ہے لا تجعل مع اللہ الہا اخر فتقعد مذموما
مخذولا وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اور سورہ عنکبوت میں ہے
ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا الخ اور سورہ لقمان میں ہے ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ الخ اور سورہ
احقاف میں ہے ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا حملتہ امہ کرہا الخ عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین الخ رواہ البخاری مشکوۃ میں ہے عن معاذ قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بعشر کلمات قال لا تشرک باللہ شیئا وان قتلت وحرقت ولا تعقن والدیک
الخ عن ابی الدرداء ان رجلا اتاہ فقال ان لی امرأۃ وان امی تامرنی بطلاقہا فقال
ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوالد اوسط ابواب
الجنۃ فان شئت فحافظ علی الباب او ضیع رواہ الترمذی وابو داؤد وعن ابن عمر
قال کانت تحتی امرأۃ احبہا وکان عمر یکرہہا فقال لی طلقہا فابیت فاتی
عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم طلقہا رواہ الترمذی وابو داؤد وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح مطیعا للہ فی والدیہ اصبح لہ بابان مفتوحان
من الجنۃ الخ رواہ البیہقی فی المشکوۃ عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ منان ولا عاق ولا مدمن الخمر رواہ النسائی والدارمی
فی المشکوۃ قال ابو اللیث السمرقندی فی تنبیہ الغافلین عن زید بن علی عن
ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو علم اللہ شیئا من
العقوق [illegible] فلیعمل العاق ما شاء ان یعمل فلن یدخل الجنۃ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ولیجعل الباقی ما شاء ان یعمل فلذا یدخل النار اور در مختار میں ہے مطبوعہ مجتبائی ص ۵۰۹ ج ۱

صلة الرحم واجبة ولو كانت بسلام وتحية وهدية ومعاونة ومجالسة ومكالمة وتلطف

واحسان ویزورهم غبا ليزيد حبا بل يزور اقرباءه كل جمعة او شهر ولا يرد حاجتهم لانه من القطيعة

في الحديث ان الله يصل من وصل رحمه ويقطع من قطعها وفي الحديث صلة الرحم تزيد في

العمر اور حجة الله البالغة میں ہے قال صلى الله عليه وسلم من اكبر الكبائر عقوق الوالدين وبرهما ان

يامرهما بالطعام والكسوة او الخدمة ان احتاجا واذا دعاه الولد اجاب واذا امره اطاع ما لم يامر بمعصية

ويتكلم بين يديه ويتكلم معه بالكلام اللين ولا يقول له اف ولا يدعوه باسمه ويمشي خلفه ويذب عنه

من اغتابه اذا ويوقره في مجلسه ويدعو له بالمغفرة اور مصفی میں ہے قال الله تعالى وبالوالدين

احسانا وقال وصاحبهما في الدنيا معروفا فمن المعلوم انه ليس من الاحسان ولا من المصاحبة

بالمعروف ان يتوجعا والولد في عيش اليسير ہی ہدایہ شرح وقایہ و در مختار وغیرہ میں ہے لیکن

تابعداری والدین کی اول امور میں کہ مستحب ہے بہتر ہے ان امور ہمراہ ان دو قول کے جیسا کہ روپیہ پیسا اور کثرت اشیا

اشیا میں دولت وغیرہ سے انکی خدمت کرنا بشرطیکہ وہ لوگ اسکی محتاج ہوں مجرد ان کی رضا کے

واسطے اور دعا خیر لینے کیواسطے اسیطرح جو خدمت اولاد پر فرض و واجب نہیں ہے وہ خدمت والدین کی بجا لانا

واسطے رضامندی کی بھی کرے بشرطیکہ وہ خدمت خلاف شرع شریف کے نہ ہو تابعداری والدین کی جو حرام

امر ہو یعنی جو کہ نہیں ہے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور شرع کے خلاف ہے جیسا کہ واسطے رضا والدین کے شرک لانا اللہ تعالی کی ذات

و صفات میں یا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انکار کرنا یا حقیر جاننا یا کسی گناہ کی بات میں والدین

کی تابعداری کرنا جیسا کہ چوری کرنا یا ریشمی کپڑا پہننا یا نماز نہ کرنا یا روزہ رمضان فرض کا چھوڑنا اور داڑھی کترانا

تابعداری کرنے میں والدین کی بیٹا بیٹی ہر دو برابر ہیں یعنی جن امور میں تابعداری والدین کی بیٹا پر فرض اور

واجب ہے ان امور میں بیٹی پر فرض واجب ہے اور جن امور میں تابعداری والدین کی بیٹا پر مستحب ہے ان امور

میں بیٹی پر مستحب ہے اور جن امور میں بیٹا کو تابعداری والدین کی حرام ہے ان امور

میں بیٹی کو تابعداری والدین کی بھی حرام ہے ۔۔ باقی آئندہ

© rasailojaraid.com